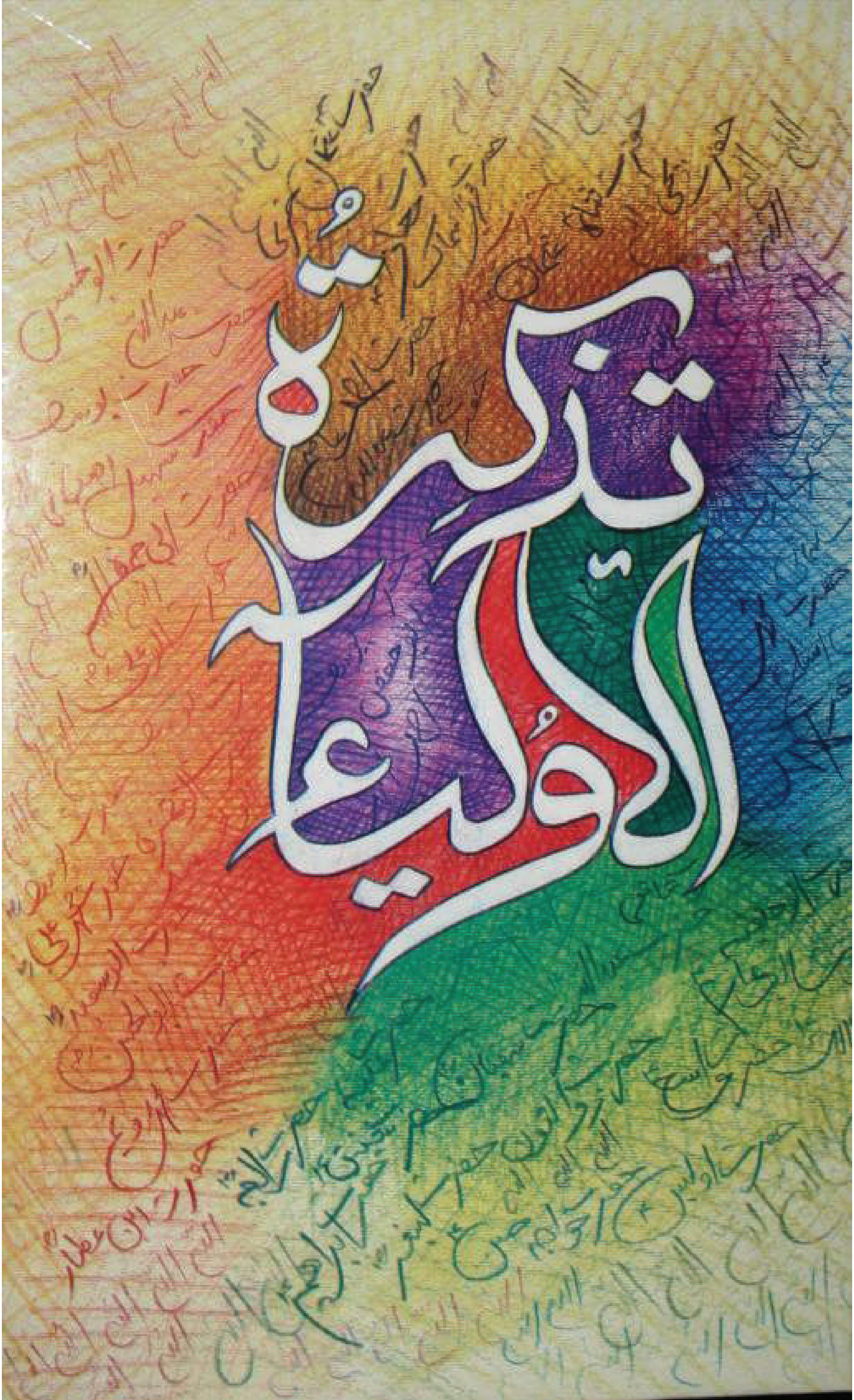

تذکرۃ الاولیاء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تذکرۃ اولیاء
مرتبہ و مؤلفہ ——— حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
مطبع ——— اسلم عصمت پرنٹرز
ناشر ——— مشتاق بک کارنر
کمپوزر ——— رانا احمد گرافکس
——— 203/LDA نزد احباب ہسپتال،
——— مولانا احمد علی روڈ، لاہور۔
قیمت ——— 120/- روپے

رحمٰن بک ہاؤس اردو بازار کراچی
کتاب گھر اقبال روڈ راولپنڈی

جب میں نے پوچھا کہ آپ کے سامنے کون ہے فرمایا کہ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی نے عالم جان کنی میں آنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ لہٰذا وہ تشریف لے آئے ہیں۔ اور دوسرے بہت سے اولیاء کرام بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ موت سے نہ ڈرو یہ کہتے ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی تاریخ وفات تذکرہ اولیاء کے بعض منسوخ نسخوں میں ان دو شعروں میں ملتی ہے۔

بو	الحسن	آنکہ	بود خرقانی
شنیدم		مثال	او ثانی
شدہ	تاریخ	صاحب	خرقان
ابوالحسن	زیب	جائے	عدن جنان
			۴۳۶ھ

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف : آپ معرفت و حقیقت کے منبع و مخزن تھے اور آپ کا شمار معتبر صوفیائے کرام میں ہوتا تھا گو جائے ولادت میں اختلاف ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ تک وہیں مقیم رہے۔ آپ کی کرامت و ریاضت اور نکات و رموز بے شمار ہیں جن کو یکجا کرنا بہت دشوار ہے آپ نے اپنے دور کے تمام بزرگوں کو دیکھا اور فیض بھی حاصل کیا۔ آپ امام مالک کے پیروکار تھے۔ اور بہت سی احادیث بھی آپ نے تحریر کر رکھی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کی عبادت و ریاضت میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اور ستر سال کی عمر پا کر ۳۳۴ھ ماہ ذی الحجہ میں انتقال ہوا۔

حالات : آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تیس سال تک حدیث و فقہ کا درس لیا جس کے بعد سینے سے ایک خورشید طلوع ہو گیا اور جب مجھ کو خدا کی طلب کا اشتیاق پیدا ہوا تو میں نے بہت سے اساتذہ کی خدمت میں رجوع ہو کر اپنا مقصد ظاہر کیا لیکن کوئی بھی مجھے راستہ نہ دکھا سکا۔ کیونکہ ان میں سے ایک بھی بذات خود اس راستے سے واقف نہ تھا بس مجھ سے تو اتنا کہہ دیتے تھے کہ ہم غیب کے سوا سب کچھ جانتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حیرت زدہ ہو کر ان سے عرض کیا کہ آپ لوگ تاریکی

یہاں تک پہنچ گئے کہ لوگوں نے دس مرتبہ زنجیروں میں جکڑا مگر پھر بھی آپ کو سکون میسر نہ آسکا۔ پھر آپ کو پاگل تصور کر کے پاگل خانے بھیج دیا گیا اور ہر شخص آپ کو دیوانہ کہنے لگا۔ لیکن آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم سب مجھ کو دیوانہ کہتے ہو۔ حالانکہ تم سب خود پاگل ہو۔ اور انشاء اللہ قیامت میں تمہارے دیوانگی سے میری دیوانگی کا مرتبہ زائد ہو گا۔

قید خانے میں جب آپ سے چند حضرات بغرض ملاقات حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے احباب ہیں۔ یہ سنتے ہی آپ نے ان پر سنگ باری شروع کر دی اور فرمایا کہ تم کیسے احباب ہو جو میری مصیبت پر صبر نہیں کرتے۔

ایک مرتبہ آپ ہاتھ میں آگ لئے ہوئے پھر رہے تھے تو لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آگ کیوں لے رکھی ہے فرمایا کہ میں اس سے کعبہ کو پھونک دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ مخلوق کعبہ والے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ پھر دوسرے دن لوگوں نے دیکھا کہ آپ دو جلتی ہوئی لکڑیاں لئے پھر رہے ہیں۔ اور جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ درخت پر بیٹھی ہوئی کوئل کو کو کر کے پوچھتی رہتی ہے کہ وہ کہاں ہے۔ اور میں بھی اس کی موافقت میں ہو ہو کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے اس عمل کا کوئل پر ایسا اثر ہوا کہ جب آپ خاموش ہو جاتے تو وہ بھی سکوت اختیار کر لیتی۔

ایک مرتبہ بچوں نے آپ کے پاؤں پر ایسا پتھر مارا کہ لہو لہان ہو گیا اور زخم سے جو قطرے زمین پر گرتے ان میں سے ہر قطرہ خون سے اللہ کا نقش ابھرتا تھا۔

ایک مرتبہ عید کے دن سیاہ لباس میں ملبوس تھے اور وجد کا عالم تھا اور جب لوگوں نے سیاہ لباس پہننے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے مخلوق کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے اس لئے کہ پوری مخلوق خدا سے غافل ہو چکی ہے۔ ابتداء میں آپ سیاہ لباس ہی استعمال فرماتے تھے لیکن تائب ہونے کے بعد مرقع پہننا شروع کر دیا تھا اور عید کے دن سیاہ لباس پہن کر اپنے لباس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ سیاہی نے ہم کو تاریکی کے ایسے عالم میں پہنچا دیا کہ ہم درمیان میں غرق ہو گئے۔ مجاہدات کے دوران آپ اس لئے اپنی آنکھوں میں نمک بھر لیتے تھے تاکہ نیند کا غلبہ نہ ہو سکے۔ حتی کہ تھوڑی تھوڑی مقدار کر کے آپ نے اپنی آنکھوں میں سات من نمک بھر لیا تھا۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالٰی نے تجلی فرما کر مجھ سے فرمایا کہ سونے والے مجھ سے غافل ہو جاتے ہیں اور مجھ سے غفلت کرنے والا محجوب ہوتا ہے ایک مرتبہ چمٹی لے کر آپ نے اپنا گوشت نوچنا شروع کر دیا تو حضرت جنید نے اس کی وجہ پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ جو حقائق مجھ پر منکشف ہوئے ہیں۔ ان کی مجھ میں طاقت نہیں ہے اس لئے یہ عمل کر رہا ہوں تاکہ ایک لمحہ کے لئے سکون مل سکے۔